قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عللہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۵۲	۲۷ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۲ جون ۱۹۳۳ء	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۔جون کی صبح کو لاہور سے واپس تشریف لائے حضور کے متعلق ۲۰۔جون ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

۱۹۔جون مولوی محمد یعقوب صاحب نائب مدیر الفضل کا ختنہ ہوا۔ جناب مرزا محمد اشرف صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ اور بھی بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ جناب مرزا صاحب نے مٹھائی وغیرہ تقسیم کی۔ تمام مجمع سمیت حضور نے دعا فرمائی۔

۱۹۔جون بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں صوفی نبی بخش صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔

۲۱۔جون۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی بارش ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کو گن گن کر یاد کرنا

" درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے۔ کہ یار کو یاد کرتا ہو۔ تو پھر گن گن کر کیا یاد کرتا ہے۔ اور اصل بات یہی ہے۔ کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو۔ وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے۔ حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے۔ وہ آنی۔ اور شخصی بات ہوگی۔ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا۔ تو آپ نے اسے فرمادیا۔ کہ ۳۳ مرتبہ کر لیا کر۔ اور یہ جو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں۔ یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔ انسان کو تعجب آتا ہے۔ کہ کس مقام اور درجہ پر آپ پہنچے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ ایک رات آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ رات کو جو میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے آپ کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال گذرا۔ کہ کسی دوسری بیوی کے گھر میں ہونگے۔ چنانچہ میں نے سب گھروں میں دیکھا۔ مگر آپ کو نہ پایا۔ پھر میں باہر نکلی۔ تو قبرستان میں دیکھا۔ کہ آپ سفید چادر کی طرح پر زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور سجدے میں گرے ہوئے کہہ رہے ہیں:۔

سجد لک روحی وجنانی ۔ اب بتاؤ۔ کہ یہ مقام اور مرتبہ ۳۳ مرتبہ کی دانہ شماری سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ جب انسان میں اللہ تعالیٰ کی محبت جوش زن ہوتی ہے۔ تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے۔ وہ ذکر الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے۔ اور پھر گن کر ذکر کرنا تو کفر سمجھتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عارف کے دل میں جو بات ہوتی ہے اور جو تعلق اپنے محبوب و مولا سے اسے ہوتا ہے۔ وہ کبھی روا رکھ سکتا ہی نہیں کہ تسبیح لے کر دانہ شماری کرے۔"

(الحکم ۲۴۔جون ۱۹۰۴ء)

تبلیغی رپورٹ

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ شہر کالاماز و کا دورہ کیا۔ وہاں یونانی مسلمان آباد ہیں۔ جن میں سے ایک مخلص احمدی ہے۔ اس نے تبلیغ میں بہت مدد دی۔ مقامی اخبار کے ایڈیٹر اور پبلک لائبریری کے مہتمم سے ملاقات کی۔ اور ان کو تبلیغ کی گئی۔ گوروں میں وسیع تبلیغ کی گئی۔ ایک گرجا میں اسلام کے متعلق تقریر کی۔ جسکا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔

مباحثات

ایک عیسائی پادری سے جو کہ افریقہ میں مبلغ ہے۔ دو یوم تک مباحثہ رہا۔ پہلے دن تین گھنٹے اور دوسرے دن ساڑھے چار گھنٹے۔ مناظر اسلام کو اللہ تعالٰی نے نمایاں فتح بخشی اور پادری فرصت نہ ہونے کا بہانہ کر کے چلا گیا۔ عرب مسلمانوں پر اس مباحثہ کا خاص اثر ہوا۔ ایک شیخ بار بار کہتا تھا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالٰی کا فضل ہے۔ اور احمدی صحابہؓ کی مانند ہیں۔ جو خدمت دین میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں دو مناظرے اور کئے گئے۔ وہ بھی اللہ تعالٰی کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔

امریکہ کے پریذیڈنٹ کو تبلیغ

امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ صاحب کو مبارکباد کے پیغام کے ساتھ احمدیت یعنے حقیقی اسلام اور رسالہ مسلم سن رائز کے پرچے بھیجے گئے تھے۔ پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے ان کی رسیدگی کی اطلاع آئی۔ اور شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

آنریری مبلغ کی رپورٹ

ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب پٹس برگ (امریکہ) سے ۴ مئی ۱۹۳۳ء کو لکھتے ہیں۔

۱۵ اپریل تبلیغی دورہ کیا۔ ۵ لیکچر رات کے وقت شہر کلیولینڈ میں دیئے۔ قریباً دو ہزار انسانوں کو پیغام حق سنایا گیا۔ ۲۶ آدمی داخل اسلام ہوئے۔ الحمدللہ۔ تین لیکچر شہر سنسناٹی میں ہوئے۔ تقریباً آٹھ صد مرد و زن کو تبلیغ اسلام کی گئی۔ ۱۷ اشخاص داخل اسلام ہوئے۔ تبلیغی کام یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے۔ جماعتیں نہ صرف تعداد کے لحاظ سے بلکہ تعلیم اور تربیت میں بھی سرعت سے ترقی کر رہی ہیں۔ الحمدللہ۔

مفصلہ ذیل نومسلموں نے قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا۔ اور ایک سپارہ کا ترجمہ بھی پڑھ لیا۔ جن اصحاب کے نام کے ساتھ شیخ کا لفظ لگایا گیا ہے وہ سب لیکچرار ہیں۔ اور اسلام کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔

(۱) شیخ ابو صالح صاحب
(۲) " عبد الوھاب "
(۳) " عابد حق "
(۴) " لسین یحییٰ "
(۵) " سعید اکمل "
(۶) " یونس وحید "
(۷) " نذیر البنی "
(۸) " علم الدین "
(۹) " احمد یحییٰ "
(۱۰) شیخ جعفر صادق صاحب
(۱۱) " سعدی مالک "
(۱۲) مسٹر حبیب کامل "
(۱۳) " ابراہیم کمال "
(۱۴) " نذیر احمد "
(۱۵) مسز آمنہ امیر صاحبہ
(۱۶) مس رشید خطاب "
(۱۷) مس مالکہ یحییٰ "
(۱۸) مس کرم غالب "

کئی گرجوں میں احمدی مبلغین کے لیکچر ہوئے۔ علاوہ ازیں ڈیٹرائٹ کی جماعت نے تقریباً ۲۲ ڈالر برائے تبلیغی پروپیگنڈا جمع کئے۔ دیگر شہروں کی احمدی جماعتیں تسلی بخش کام کر رہی ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تبلیغی ٹریکٹ کے متعلق ضروری اعلان

اس سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ نشر و اشاعت کے لئے ۲۰۰۰ کا بجٹ منظور کیا جاتا ہے۔ جس میں سے ۱۲۰۰ روپیہ جماعتوں سے وصول کیا جائے۔ اس کی فہرست اخبار الفضل میں چھپ چکی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد یہ روپیہ بھجوا دیں۔ کیونکہ ماہوار ٹریکٹ جو شائع ہوا کرے گا۔ اس کا پہلا نمبر تیار ہو چکا ہے۔ کتابت ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ جلد شائع ہونے والا ہے۔

چونکہ اس کی اشاعت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ایک ہزار ڈاک کے ذریعہ تعلیم یافتہ طبقہ میں اور دو ہزار منظم طور پر جماعتوں کے ذریعہ تقسیم کیا جائے۔ اس لئے جماعتیں ابھی سے اس کی اشاعت کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور مطلع فرمائیں۔ کہ کتنی کتنی تعداد ان کو بھیجی جائے۔ نیز غیر احمدی تعلیم یافتہ اصحاب کے پتوں سے بھی اطلاع دیں۔ جو سلسلہ کے متعلق تحقیقات کی خواہش رکھتے ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پنجاب لاء کالج کے امتحانات میں کامیاب ہونے والے احمدی

(۱) اس سال پنجاب یونیورسٹی کے لاء کالج سے چار احمدی اصحاب نے آخری امتحان ایل ایل۔ بی دیا تھا جس میں چاروں پاس ہو گئے۔ ان کے نام یہ ہیں

۱۔ چودہری نصیر احمد صاحب۔ یہ تمام امتحان دینے والے مسلمانوں میں سے اول اور کالج میں سوم رہے ہیں
۲۔ ایم ضیاء اللہ صاحب (۳) شیخ نثار احمد خان صاحب کمپارٹمنٹ پانچواں پرچہ
۴۔ شیخ ارشد علی صاحب کمپارٹمنٹ پانچواں پرچہ

ہم ان سب اصحاب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو آئندہ زندگی میں جماعت کے لئے مفید ترین وجود ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۲) الیف۔ ای ایل کے امتحان میں آٹھ اصحاب شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے حسب ذیل پانچ کامیاب ہوئے

(۱) چودہری نذیر احمد صاحب باجوہ (۲) چودہری نبی احمد صاحب (۳) میاں غلام مرتضیٰ صاحب (۴) میاں محمد مستقیم صاحب (۵) چودہری نصر اللہ خان صاحب

دو مخلص احمدیوں کے لئے درخواست دعا

(۱) ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا۔ کہ خان بہادر مولوی محمد علی خانصاحب احمدی ای۔ اے۔ سی دہلی سے بذریعہ موٹر کار ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں موٹر بریک ٹوٹ جانے کی وجہ سے الٹ گئی۔ اور خان بہادر موصوف کو سخت ضربات آئیں۔ آپ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(۲) ڈاکٹر محمد بشیر صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر چند روز سے سخت بیمار ہیں بعض پے در پے صدموں نے ان کی صحت پر بہت ناگوار اثر ڈالا ہے احباب انکی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ٹیریٹوریل کمپنی کے لئے بھرتی

ٹیریٹوریل کمپنی میں بھرتی کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس کی طرف بہت تھوڑی جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اور صرف چند درخواستیں آئی ہیں۔ احباب جلد نوجوانوں کی درخواستیں بھجوائیں۔ اور پورے زور کے ساتھ انہیں بھرتی کی تحریک کریں۔

خاکسار

مرزا شریف احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۵۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ماہواری چندہ باقاعدہ ادا کرنیکے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال حال کی مجلس مشاورت میں سالانہ بجٹ آمد و خرچ پر جو تقریر فرمائی۔ اور جو نظارت بیت المال نے چھاپ کر تمام جماعتوں کو بھیج دی تھی۔ وہ ایک ایسی اہم اور اتنی پُرزور تقریر ہے۔ کہ اس کو پڑھ یا سن لینے کے بعد ہر ایک احمدی پر خدمت دین کے لئے مالی قربانی کی اہمیت اور اس کا مسلسل اور مقررہ شرح کے مطابق ادا کرنا بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے تساہل یا کوتاہی کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی ؂

ضرورت تقریر

ایسی فیصلہ کن تقریر کی ضرورت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس لئے پیش آئی۔ کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھنے والوں کا ایک حصہ دین کی خاطر مالی قربانی کے اس معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے جو نظام سلسلہ کے رو سے قائم ہے۔ دین اور روحانیت میں اس رفتار سے ترقی نہیں کر رہا۔ جس رفتار سے اسے کرنی چاہیئے دوسری طرف پیش آمدہ ضروریات دین کو پورا کرنے کے لئے مرکز کو جسقدر مالی امداد کی ضرورت ہے۔ وہ حاصل نہیں ہو رہی۔ اور نہ صرف حسب منشا سلسلہ کے کاروبار کو ترقی نہیں دی جا رہی۔ بلکہ جاری شدہ کاموں میں بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں ؂

آمدنی کے سسٹم میں نقص

ان دونوں اہم پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے اور پھر ان کے ذریعہ تمام جماعت کو اول تو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ "نقص خرچ کے سسٹم میں نہیں۔ بلکہ آمدنی کے سسٹم میں ہے۔" جسکا ثبوت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آمدنی اس نسبت سے نہیں بڑھ رہی۔ جس نسبت سے جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ فرمایا "جو ۱۹۲۱ء میں آمدنی تھی۔ وہ اس نسبت سے بڑھی نہیں۔ جس نسبت سے جماعت بڑھی ہے"۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ جس نسبت سے جماعت نے ترقی کی۔ اسی نسبت سے آمدنی میں ترقی ہوتی۔ تو آج بالکل مختلف صورت ہوتی۔ اگرچہ جماعت کی ترقی سے آمدنی میں تو مناسب ترقی نہ ہوئی لیکن اسی ترقی کے سلسلہ میں انتظامی اور اشاعتی معاملات کے اخراجات میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا۔ اور اس طرح اخراجات آمد سے بہت بڑھ گئے ؂

چندہ خاص

اس بار کو ہلکا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مسلسل کئی سال چندہ خاص کی تحریک کرنی پڑی۔ مگر اس میں بھی انہی مخلصین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جو اپنے مقررہ چندے باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ وہ طبقہ جو عام چندوں کی ادائیگی میں سست ہے، اس نے چندہ خاص میں بھی کوئی نمایاں حصہ لے کر نہ تو روحانی ترقی میں قدم آگے بڑھایا۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو ذمہ داری ان پر عائد ہے۔ اسے پورا کرتے ہوئے اخراجات میں جو مشکلات درپیش ہیں۔ ان کو دور کرنے میں حصہ لیا ؂

اخراجات کم کرنے کی تجویز

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک طرف تو ایسے لوگوں میں سستی بڑھتی گئی۔ اور ان کے دلوں پر زیادہ سے زیادہ زنگ لگتا گیا۔ اور دوسری طرف اخراجات کی تنگی کی وجہ سے سلسلہ کے کاروبار میں رخنہ پڑنے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ اور اس قسم کے خیالات کا اظہار ہونے لگا۔ کہ اخراجات کم کر کے اسی قدر رکھے جائیں۔ جسقدر آمدنی ہو سکے مگر اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ آمدنی اور خرچ کے درمیان کی اس بہت بڑی خلیج کو جو حائل ہو چکی ہے۔ پورا کرنے کے لئے سلسلہ کے اہم کاموں میں معتدبہ کمی کر دی جائے۔ لیکن چونکہ یہ طریق کیا بلحاظ اس کے کہ ترقی کرنے والی جماعت کی ترقی کا رخ تنزل کی طرف پھیر دینے کے مترادف ہے۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ وہ جماعت جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا کسی صورت میں بھی ممکن نہیں ؂

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مذکورہ بالا تقریر میں فرمایا۔

"یہ کہنا۔ کہ اخراجات زیادہ ہیں۔ جسقدر آمدنی ہو سکتی ہے۔ اسی میں پورے کرنے چاہئیں۔ یہ ان قوموں کا اصول ہے۔ جو یہ کہتی ہیں کہ ہمیں زندہ رہنا ہے۔ زندہ رہنے کی خاطر۔ لیکن جس قوم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اسے مرنا ہے دنیا کو زندگی دینے کے لئے۔ اسکی طرف سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ اسکی طرف سے صرف یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کو زندہ رکھنے کے لئے فلاں کام کی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ اگر ضرورت ہے۔ تو وہ قوم یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس کام کو کرتے ہوئے چونکہ ہمیں مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ کام نہیں ہو سکتا" ؂

ہر احمدی کا فرض

پس جب جماعت احمدیہ کا فرض دنیا کو ہدایت دینے کے لئے اس حد تک ہے۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کو حق و صداقت پہنچانے کے لئے جو طریق اختیار کئے جا چکے ہیں۔ ان میں اس لئے کمی کر دی جائے۔ کہ ان کے لئے ضروری اخراجات مہیا نہیں ہو سکتے جاری شدہ کاموں میں کسی قسم کی کمی کرنا تو الگ رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تو یہ ارشاد ہے۔ کہ اگر دنیا کو روحانی زندگی دینے کے لئے کوئی نیا قدم اٹھانے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ تو بھی جماعت احمدیہ کے افراد یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کام کو کرتے ہوئے چونکہ ہمیں مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ گویا اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش کرنا جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کا فرض ہے۔ اور اس فرض سے کوئی احمدی اس وقت تک سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس دنیا میں اس کی زندگی ختم نہ ہو جائے ؂

کمی کس طرح پوری کی جائے

جب صورت حالات یہ ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی میں جو کمی ہے۔ اسے کس طرح پورا کیا جائے۔ اور نہ صرف اسے پورا کیا جائے۔ بلکہ روز بروز آسانی کے ساتھ آگے قدم بڑھایا جا سکے۔ اسے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حل فرما دیا۔ حضور نے مخلصین جماعت پر۔ ان مخلصین جماعت پر

جو اپنا مقررہ چندہ پوری باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے۔ اور چندہ خاص کی تحریکوں میں بھی پورا پورا حصہ لیتے ہیں۔ واضح کیا۔ کہ وہ اپنا چندہ باقاعدگی اور مقررہ شرح سے ادا کرکے اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوجاتے۔ بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ جماعت کے دوسرے افراد سے بھی ان کا چندہ وصول کرنے میں پوری کوشش اور سعی کریں۔ اسی فرض کا صحیح طور پر احساس نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ مالی قربانی میں سست ہوگیا۔ اور اس کی سستی بڑھتی جارہی ہے۔ چنانچہ حضور نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

"کیا تم نے چندہ دینے والوں سے چندہ لینے کی کوشش کی اور اس کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کردی۔ اس کا آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہے۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا۔ باتیں کرنی آسان ہیں۔ لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال ہی نہیں کی۔ پھر طاقت سے کام کس طرح بڑھ گیا۔ یہ ایک چیز تھی ہمارے پاس۔ جس سے کام لیا جاسکتا تھا۔ مگر اس سے کام نہیں لیا گیا۔ ایسے نادہند جماعتوں میں موجود ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم ان کے ڈر کی وجہ سے۔ ان کے لحاظ کے باعث۔ اور ان کی آنکھوں سے آنکھیں ملانے کی شرم سے انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کرلی اس بارے میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ یہ کوشش باقی ہے۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ۔ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ انہیں بتاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے پھر بھی اگر وہ کہیں۔ کہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے سامنے پیش کرو"۔

غافل اور سست کو ہوشیار کرنے کا طریق

یہ ہے وہ طریق جس سے ایک طرف تو غافل اور سست طبقہ میں دین کے لئے قربانی کا احساس پیدا ہوسکتا ہے۔ اور دوسری طرف اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی میں جو کمی ہے۔ وہ پوری ہوسکتی ہے۔ ہر جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس پر پوری طرح عمل کرے۔ تا کہ کوئی احمدی ایسا باقی نہ رہے۔ جو اپنے ذمہ کا چندہ باقاعدہ ادا نہ کرتا ہو۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی اتنی معمولی سی قربانی کے لئے بھی تیار نہ ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد سنائے جانے کے باوجود تیار نہ ہو۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ تو اس کا معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کردیا جائے۔ پھر جو فیصلہ آپ فرمائیں۔ اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

خدمت دین سے علیحدہ ہونیوالے

یہ طریق اختیار کرنے کا ایک نتیجہ تو یہ ہوسکتا ہے۔ کہ بعض ایسی غافل اور سست طبائع جو دوسروں کی تحریک کی محتاج ہوتی ہیں۔ اور بار بار جگانے سے جاگتی ہیں۔ ان کی سستی دور ہوجائیگی اور خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگ جائیں گی۔ لیکن چونکہ ایک نتیجہ یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ بعض لوگ کہدیں۔ کہ ہم دین کی خاطر اتنے سے بوجھ کو برداشت نہیں کرسکتے۔ اس لئے حضور نے ایسے لوگوں کے متعلق بھی فرمادیا۔ کہ ان سے کہدیا جائے۔ کہ

"ہم تمہارے ممنون ہیں کہ کچھ دور تک تم نے ہمارا ساتھ دیا۔ اور ہمارے ساتھ چلے۔ اب اگر تم آگے نہیں جاسکتے۔ تو تمہارا راستہ وہ ہے اور ہمارا یہ۔ اس طرح اگر خدانخواستہ ساری جماعت میں سے ایک ہی شخص ایسا رہ جاتا ہے۔ جو اس مقصد کا جھنڈا کھڑا رکھے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑا کرگئے تھے۔ تو اسی کے ہاتھ پر اسلام کی فتوحات ہوں گی"

پس اگرچہ کسی کا جدا ہونا ایک نہایت ہی دردناک بات ہے۔ لیکن جو خود جدا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں ساتھ نہیں دیتا اسے یہ کہنے کے سوا کیا چارہ رہ جاتا ہے۔ کہ تمہارا راستہ وہ ہے اور ہمارا یہ:

چندہ کے متعلق مزید تاکید

چندہ کی وصولی کی تاکید کرتے ہوئے حضور نے پھر فرمایا:۔

"صحیح طریق عمل یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کے متعلق طے کرلو۔ کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر وہ جماعت اس رقم کے تعیین کے متعلق کوئی اپیل نہیں کرتی۔ اور معقول وجوہات پیش کرکے کم نہیں کرالیتی۔ اور پھر اُسے پورا نہیں کرتی۔ بغیر کسی معقول وجہ کے۔ تو جو کچھ باقی رہتا ہے۔ وہ اس پر قرض ہے۔ جو اسے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ طریق عمل یا تو بجٹ کی کمی کو پورا کردے گا۔ یا منافقین کو جماعت سے جدا کردیگا۔ اسوقت تک چونکہ اس طریق پر عمل نہیں ہوا۔ اس لئے گزشتہ کو جانے دو۔ لیکن اس سال سے اس پر عمل شروع کرو۔ کہ جو رقم کسی جماعت کے ذمہ لگائی گئی تھی اگر اس نے اسے ادا نہیں کیا۔ تو اگلے سال کے چندہ کے ساتھ اس بقایا کو شامل کرو۔ اور گزشتہ سال کے بقایا کو اس کے نام قرض قرار دو۔ اور کہو۔ کہ یا تو اس کے ادا نہ کرنے کی معقول وجوہات پیش کرو۔ یا اسے آئندہ سال ادا کرو۔ اس طرح وہ جماعت مجبور ہوگی۔ کہ جو لوگ نادہند ہیں انہیں ہمارے سامنے پیش کرے۔ اور نادہند مجبور ہوں گے۔ کہ یا تو باقاعدہ چندہ ادا کریں۔ یا پھر جماعت سے نکلیں۔ اگر کوئی جماعت ایسا نہ کرے گی۔ اور تین سال تک اس کے ذمہ بقایا نکلتا رہے گا تو اس کا ہم بائیکاٹ کردیں گے۔ اور ہمارے انتظام سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا"

ان سطور میں بھی اسی باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اور جسے اختیار کئے بغیر کوئی شخص جماعت احمدیہ میں رہنے کا مستحق نہیں ہوسکتا:

ہر احمدی کو کیا کرنا چاہیئے

کیا مذکورہ بالا اقتباسات پڑھ کر ہر احمدی کا فرض نہیں۔ کہ قبل اس کے کہ خدانخواستہ ایسا وقت آئے۔ جب وہ مؤاخذہ کے نیچے آئے۔ اور اس کے نام کے ساتھ نادہند کا لفظ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا جائے وہ اگر خود چندہ باقاعدہ ادا کرنے میں سست ہے۔ تو فوراً چست ہوجائے اور اگر پہلے ہی چست ہے۔ تو اپنے دوسرے بھائیوں کو چست بنانے کی پوری کوشش کرے:

یہ تو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ کوئی احمدی مالی قربانی سے جی چرا کر اور سستی دکھا کر معاملہ کو اس آخری حد تک پہنچا دیگا جس کا ذکر کرتے ہوئے بھی بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کیوں نہ چندہ کی ادائیگی اور کمی کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کی جائے۔ تاکہ مرکز کو جو مالی مشکلات اس وقت درپیش ہیں۔ وہ دور ہوسکیں۔ پس تمام احمدی جماعتوں اور تمام افراد جماعت کو چاہیئے۔ کہ چندوں کی ادائیگی میں پوری سرگرمی سے کام لیں۔ اور جو طریق ان کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رکھا ہے۔ اس پر ابھی سے عمل شروع کردیں:

آریہ اور نیوگ

تعجب ہے نیوگ ایسے شرمناک اور ناقابل عمل فعل کے متعلق جس پر آریہ صاحبان باوجود اپنے رشی کے حکم کے کھلم کھلا عمل کرنے کی تاحال جرأت نہیں کرسکے۔ اخبار "پرکاش" (۱۱ر جون) کو یہ لکھنے کی کیونکر جرأت ہوئی۔ کہ

"نیوگ صرف آپت کال میں کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی اولاد نہ ہونے کی صورت میں"

حالانکہ بانی آریہ سماج نے مرد کے تکلیف دہندہ ہونے کی صورت میں بھی عورت کو غیر مرد سے نیوگ کرانے کی اجازت دی ہے حتیٰ کہ لکھا ہے۔ اگر عورت حاملہ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہوجائے۔ اور دونوں کا عالم شباب ہو۔ اور رہا نہ جائے۔ تو بھی نیوگ کرلیں۔

(ملاحظہ ہو ستیارتھ باب ۴ ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۳۹)

ستیارتھ پرکاش کی اس کھلی اجازت کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ نیوگ صرف اولاد کی خاطر کیا جاتا ہے۔ سراسر غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے "پرکاش" نے نیوگ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بتایا ہے۔ کہ اگر لاپتہ شخص کچھ عرصہ کے بعد گھر واپس آئے گا۔ تو نیوگ کی برکت سے نہ صرف اپنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت تمام کامیابیوں کی کلید ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ر جون ۱۹۳۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسے طور پر بنایا ہے۔ کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ مقام جسے پلصراط کہتے ہیں۔ اور جس کا نام حدیثوں میں

جسرِ صراط

آیا ہے۔ اور جس کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ تلوار کی دھار سے بھی زیادہ باریک اور تیز ہے۔ درحقیقت اسی دنیا میں انسان اس مقام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ ایک چھوٹی سی حرکت ایک

ذرا سی لغزش

ایک معمولی سی کمزوری ایک خفیف سا ضعف اسے کہیں کا کہیں لے جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک انسان بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ وہ جنتیوں کے سے عقیدے رکھتا اور جنتیوں کے سے کام کرتا ہے۔ وہ اپنے اعمال کے زور اور طاقت سے

جنت کے قریب

ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جنت کے دروازہ پر جا پہنچتا ہے تب خدا کی قدرت اسے اٹھاتی اور وہاں سے دور پھینک دیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ

دوزخ میں

جا گرتا ہے۔ پھر فرمایا اس کے مقابل میں ایک اور انسان بد اعمالی میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ بد اعمالیاں کرتا ہے اور ہر لحظہ

دوزخ کے قریب

ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہر قدم جو وہ اٹھاتا ہے اسے دوزخ کے نزدیک کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے دروازہ پر جا پہنچتا ہے۔ اس کے اور دوزخ کے درمیان کوئی روک حائل نہیں رہتی۔ مگر اچانک خدا کی حکمت اسے وہاں سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو

جنت میں

پاتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ظالم بادشاہ کی طرح جسے چاہتا ہے۔ دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے جنت میں ڈال دیتا ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان جب تک کہ اس کا

آخری سانس

جاری ہے۔ ایسے خطرات میں مبتلا ہوتا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اسے کہیں کا کہیں پھینک دیتی ہے۔ یہی بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتائی اور سمجھایا۔ کہ انسانی اعمال اور اس کا قلب ایسے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اور اس قسم کی مشکلات اس کے سامنے ہیں۔ کہ بعض دفعہ ذرا سی بے احتیاطی سے وہ اپنی

تمام عمر کی کارروائیوں کو باطل

کر دیتا ہے۔ پس اگر یہ زندگی جس کی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی۔ کہ ایک انسان دوزخ کے کنارے کھڑا ہوتا ہے۔ مگر جنت میں چلا جاتا ہے اور دوسرا جنت کے کنارے کھڑا ہوتا ہے۔ مگر دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ جسرِ صراط نہیں تو اور کونسی چیز جسرِ صراط کہلانے کی مستحق ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو

تلوار سے زیادہ باریک

اور تلوار سے زیادہ تیز دھار رکھتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ بڑی وسیع زندگی ہے۔ لوگ خیال کرتے ہیں۔ اس کے دائرے بڑے وسیع ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ایک ایک قدم میں جو انسان اٹھاتا ہے۔

ہزاروں خطرات

پنہاں ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک حرکت کے نیچے ہزاروں برکتیں بھی مخفی ہوتی ہیں۔ کتنا

عظیم الشان فرق

ہے۔ جو ہم انسانی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک شخص کو وحی لکھاتے ہیں۔ وہ آپ کا مقرب سمجھا جاتا ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ اس وقت بہت سے صحابہؓ اس وجہ سے اس پر رشک کرتے ہوں۔ کہ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب بیٹھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور اسے

تازہ وحی

سننے اور لکھنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ مگر ایک دن قرآن مجید لکھتے لکھتے جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے تازہ وحی لکھا رہے تھے۔ یکدم اس کی زبان پر وہی وحی جاری ہو جاتی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے لکھانا چاہتے ہیں۔

قرآن مجید کی عبارت کا زور

اس کی فصاحت اس کی طبعی ترکیب ایک حد تک پہنچ کر بے اختیار اس کی زبان پر یہ وحی جاری کر دیتی ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ہاں لکھو۔ یہی وحی ہے۔ تو وہ بجائے اس کے کہ

سجدے میں گر جاتا

اور کہتا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنا فضل نازل کیا۔ کہ اس کے کلام کا میرے دل پر بھی پرتو پڑ گیا۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ یہ قرآن انسانی کلام ہے۔ خدا کا نہیں۔ میں نے ایک فقرہ کہا۔ وہی جب پسند آگیا تو اسے قرآن مجید میں لکھوا دیا۔ اس خیال کے ماتحت وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ وہ

جنت کے دروازہ پر

بیٹھا ہوا تھا۔ صرف اس میں

داخل ہونے کی دیر

تھی۔ مگر مرتد ہو جاتا ہے۔ اور مرتد بھی کتنا خطرناک۔ بعض انسان

کمزوریٔ اعمال کی بنا پر مرتد

ہوتے ہیں۔ اور بعض اس لئے مرتد ہوتے ہیں۔ کہ ان کا خیال ہوتا ہے۔ جو قدر ان کی کی جانی چاہیئے تھی۔ وہ نہیں ہوئی۔ مگر وہ اس لئے مرتد ہوتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دھوکے باز ہیں۔ اور اپنے پاس سے وحی بناتے ہیں۔ گویا ٹھوکر بھی لگی۔ تو انتہائی۔ کئی ٹھوکریں ایسی ہوتی ہیں۔ جو درمیانی درجوں پر لگتی ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ڈاکٹر عبدالحکیم

کو ٹھوکر لگی۔ مگر وہ مرتد ہو کر جہاں یہ کہتا تھا۔ کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ)
بڑے دھوکے باز ہیں۔ فریبی اور مکار ہیں۔ وہاں یہ بھی کہا کرتا تھا
کہ آپ کا اللہ تعالےٰ سے تعلق بھی ہے۔ گویا وہ حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مفتری قرار نہیں دیتا تھا۔ مگر یہ شخص

معمولی سی بات

پر یکدم یہ نتیجہ نکال لیتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پاس سے باتیں بنا لیتے ہیں۔ اس کے مقابل
میں ہم ایک اور شخص کو دیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم ممبر پر کھڑے ہو کر

نعمائے جنت کا ذکر

فرماتے ہیں۔ اور اس ذکر میں خدا تعالےٰ جو آپ پر فضل نازل
کرنے والا تھا۔ ان کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ
جنت میں انبیاءؑ پر کیا کیا احسان کریگا۔ وہ شخص بے تاب ہو کر
کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے کوئی خاص اعمال نہیں۔ کوئی نمایاں
قربانیاں نہیں۔ مگر وہ کہتا ہے۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے۔ میں
بھی ان نعمتوں میں شریک ہو جاؤں کتنا چھوٹا سا یہ عمل
ہے ایک

وقتی خواہش

سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور یہ ایسی خواہش ہے
جو نعمائے جنت کا ذکر سن کر ہر شخص کے دل میں پیدا ہو سکتی
ہے۔ اور ہر شخص کو لالچ آجاتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کو اس کا یہ

بے ساختہ پن

پسند آجاتا ہے۔ اور جب وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ یا رسول اللہ
دعا کیجئے۔ میں بھی ان نعمتوں میں شریک ہو جاؤں۔ تو
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔ ہاں تم
بھی ان میں شریک ہوگے۔ تب اور لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔
اور کہنا شروع کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ دعا کیجیے ہم بھی شریک
ہو جائیں۔ مگر آپ فرماتے ہیں پہلے کہنے والے کو یہ حق مل چکا۔ نقل
کرنے والوں کے لئے اب موقع نہیں۔ ان بعد میں بولنے والوں
میں سے کئی وہ لوگ ہونگے۔ جنہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہونگی
اور پہلے شخص سے زیادہ کی ہونگی۔ مگر اس شخص کی بے ساختگی
خدا تعالےٰ کو پسند آگئی۔ وہ عمل جس میں اسے کوئی قربانی کرنی نہیں
پڑی۔ جس میں اسے کوئی تکلیف اٹھانی نہیں پڑی۔ جس میں اسے
کسی جہاد سے واسطہ نہیں پڑا۔ اللہ تعالےٰ کو پیارا معلوم
ہوا۔ اور اسے ان

نعمتوں کا وارث

قرار دے دیا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان
فرما رہے تھے۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے ایک شخص قیامت
کے دن اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوگا۔ اس کے عیب بیان

کئے جائیں گے۔ اس کے گناہ بہت زیادہ ہونگے۔ وہ اپنے گناہوں
کو دیکھکر سمجھیگا۔ کہ اب میرے لئے کوئی

نجات کا ذریعہ

نہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے چھوٹے سے چھوٹے گناہ بھی اس کے
سامنے پیش کریگا۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا
اور جسطرح مجرم کو خاموش کرایا جاتا ہے۔ اسی طرح

گناہوں کی ایک لمبی فہرست

اس کے سامنے پیش کی جائے گی۔ اور وہ یہی کہتا رہیگا۔ کہ ہاں میرے
ایسے ہی اعمال ہیں۔ سوائے خدا کے فضل کے مجھے کوئی چیز نہیں بچا
سکتی۔ اللہ تعالےٰ کو اس کی یہ ادا پسند آجائیگی۔ وہ فرشتوں
سے کہیگا۔ جاؤ میں نے اس کے جتنے گناہ گنوائے۔ ان کے بدلہ
میں اس کی نیکیاں لکھی جائیں۔ اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے
تب وہ بندہ

اللہ تعالےٰ کی مغفرت سے دلیر

ہو کر کہے گا۔ میرے اور بھی گناہ ہیں۔ انہیں بھی شمار کیا جائے
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اتنا بیان فرما کر ہنسے اور
فرمایا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس بندے کی اس بات پر ہنسا۔ اور کہا
میرے بندے کو دیکھو۔ میری مغفرت کو دیکھ کر کتنا دلیر ہو گیا
اب اپنے گناہ خود گنا رہا ہے۔ غرض یہ بھی

ایک ادا

ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کو پسند آگئی۔ مگر ان ساری باتوں پر اگر غور
کروگے تو معلوم ہوگا۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ جو ان سب میں مشترک
ہے۔ اور وہ اس

عظیم الشان ہستی

پر جو ہماری خالق و مالک ہے اعتماد اور اس سے سچی محبت ہے
اس میں شبہ نہیں۔ بظاہر یہ اعمال چھوٹے نظر آتے ہیں۔ مگر ان
کی تہ میں ایک اعتماد ہے اپنے رب پر۔ اور محبت ہے اپنے خدا
سے۔ اگر ایک طرف ایسے شخص کے گناہ بہت زیادہ ہیں۔ تو دوسری
طرف خدا سے اس کا کوئی گہرا لگاؤ بھی معلوم ہوتا ہے۔ یہ محبت
اور لگاؤ ہی ہے۔ جو انسان کو کھینچ کر کہیں کا کہیں لے جاتا ہے۔
جب کسی بندے کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو جاتی
ہے۔ تو پھر اس

محبت کی چھوٹی سے چھوٹی چنگاری

بھی اس کے دل میں ہو۔ تو وہ دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے
بہت کافی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں محبت الٰہی
کی آگ ہے۔ وہ دوزخ کی آگ میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ اگر ممکن
ہوتا۔ کہ اللہ تعالےٰ سے محبت کی چنگاری دل میں رکھنے والا
دوزخ میں چلا جاتا۔ تو یقیناً دوزخ بھی اس کے لئے جنت ہو جاتا
اور یقیناً جہنم کی آگ اس کے لئے سرد کی جاتی۔ یہی وجہ ہے۔

دیکھو

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کو جب لوگوں نے آگ میں ڈالا۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یا نار
کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراہیم اے آگ تیرے اندر ایک
اور آگ داخل ہو رہی ہے۔ اب تیرا کام یہ ہے۔ کہ اس آگ کے
مقابل میں سرد ہو جا۔ ابراہیم کے دل میں میری

محبت کی آگ

بھڑک رہی ہے۔ اور میرے عشق کی آگ کا کوئی آگ مقابلہ نہیں
کر سکتی۔ جسطرح

سورج کے مقابل پر شمعیں

ماند پڑ جاتی ہیں۔ اسی طرح میری محبت کی آگ کے مقابلہ میں
تیری آگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ پس ابراہیم کے لئے تو سرد
ہو جا۔ جس طرح انگارا کے مقابلہ میں کسی اور گرم چیز کی گرمی کم
محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ ایسی
شدید ہے۔ کہ دوسری تمام آگیں اسکے مقابلہ میں سرد پڑ جاتی
ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے
آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں
کی غلام ہے۔ اس کا بھی یہی مفہوم ہے۔ کہ ہمارے
دل میں تو

عشق الٰہی کی آگ

شعلہ زن ہے۔ اس آگ کے مقابلہ میں ظاہری آگ کی کیا
حیثیت ہے۔ ایک گرم توا انسان کے ہاتھ کو تو جلا دیتا ہے۔ مگر
انگارے کو نہیں جلا سکتا۔ اسی طرح آگ اس شخص کو نہیں جلا
سکتی۔ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ بھڑک رہی
ہو۔
میں جب چھوٹا تھا۔ تو اس وقت میں نے

ایک رویاء

دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مقدمہ دائر تھا۔ اور
آپ کی عادت تھی۔ کہ مشکلات میں دوسروں کو بھی دعا کرنے
کے لئے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ گھر کے بچوں کو بھی
دعا کے لئے کہتے۔ اس مقدمہ کے دوران میں بھی سب کو دعا
کے لئے فرمایا۔ اور مجھے بھی کہا۔

مارٹن کلارک والا مقدمہ

تھا۔ اس وقت میری عمر نو دس سال کے قریب ہوگی۔ میں
نے دعا کی اور پھر میں نے ایک رویاء دیکھا۔ جو اس زمانہ کے
لحاظ سے نہایت عجیب تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ میں گھر میں
داخل ہونے لگا ہوں۔ اور وہ گلی جو ہماری ڈیوڑھی کی
طرف جاتی۔ اور پھر میرے بڑے بھائی

مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم

کے گھر کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس میں داخل ہوا ہوں۔ راستے میں میں نے دیکھا۔ کہ پولیس والے کھڑے ہیں۔ اس زمانہ میں ہمارے گھر میں ایک تہ خانہ ہوتا تھا۔ جسے اب بند کر دیا گیا ہے۔ اس کی سیڑھیوں میں جو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ناقابل استعمال تھیں اپلے اور ٹوٹا پھوٹا سامان پڑا رہتا تھا۔ میں جب اندر داخل ہونے لگا۔ تو پہلے تو پولیس والوں نے روکا۔ مگر میں داخل ہو گیا۔ اندر جا کر میں نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں۔ اور آپ کے ارد گرد اپلے وغیرہ لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں۔ جس سے میں یہ سمجھا۔ کہ گویا لوگ آپ کو جلانا چاہتے ہیں۔ میں گھبرا کر اس میں روک بننا چاہتا ہوں۔ مگر لوگ مجھے آگے آنے نہیں دیتے۔ اتنے میں میں دیکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے جلدی جلدی دیا سلائی جلانی شروع کی۔ اور کوشش کی۔ کہ آگ لگا دیں۔ مگر آگ لگی نہیں۔ میں اسی گھبراہٹ میں ہوں۔ کہ میری نظر دروازے کے اوپر کے حصہ پر پڑی۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہاں موٹے حروف میں لکھا ہوا ہے۔

ہمارے پیارے بندوں کو کوئی نہیں جلا سکتا

غرض اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ جب کسی کے دل میں ہو۔ تو کوئی آگ اُسے نہیں جلا سکتی۔ ممکن ہے۔ کبھی بشری کمزوریوں کی وجہ سے کبھی صحت کی خرابی کی وجہ سے کبھی بد صحبت اور کبھی تعلیمی غلطیوں کی وجہ سے وہ

گناہوں میں مبتلا

ہو جائے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ اس کے دل میں ہو گی۔ تو وہ اُسے ان تمام گناہوں سے ایک نہ ایک دن نکال کر لے آئیگی۔ بشرطیکہ

حقیقی محبت

ہو۔ بناوٹی اور سطحی نہ ہو۔ دل میں ایک سوز ہو۔ ایسا سوز جو ہر روز اور ہر دن اس کے دل میں زیادہ سے زیادہ جلن پیدا کرتا رہے یہی وہ سوز ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام آئے۔ اسی سوز کے پیدا کرنے کے لئے دین آئے۔ یہی وہ سوز ہے۔ جس کے لئے روزے رکھے جاتے ہیں۔ نمازیں پڑھی جاتیں اور حج کیا جاتا ہے۔ حج کیا ہے۔

ماں کی محبت کا ایک نظارہ

ہے۔ جس کی یاد تازہ کرائی جاتی ہے۔ صفا اور مروہ پر بڑے بڑے مہذب آدمی جو بیٹھنے سے اٹھنے پر ہی کئی منٹ لگا دیتے ہیں۔ جو وقار سے چلتے اور تیز چلنے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ کیسے چھچھورے ہیں۔ ایسے مہذب لوگ بھی ایک بے سلا کپڑا کفن کی طرح لپیٹ لیتے اور صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ وہاں بازار لگا ہوا ہوتا ہے۔ اونٹ۔ گدھے اور گھوڑے گزر رہے ہوتے ہیں۔ مگر وہ معزز جو اپنے وقار کے ماتحت لوگوں کو اس وجہ سے حقارت سے دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کیوں جلدی جلدی چلتے ہیں۔ اس جگہ جب

دو ستونوں کے پاس

پہنچتے ہیں۔ تو دوڑ پڑتے ہیں۔ محض اس لئے کہ حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل کو دیکھنے کے لئے وہاں دوڑی تھیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ کا لایا ہوا پانی ختم ہو گیا۔ جب حضرت اسماعیل پیاس کے مارے تڑپنے لگے۔ جب ماں سے ان کی یہ تکلیف دیکھی نہ گئی۔ تو گھبرا کر حضرت ہاجرہ قریب کی پہاڑی صفا پر اس خیال سے چڑھ گئیں کہ ممکن ہے۔ انہیں پانی کا کوئی سراغ مل جائے۔ یا کوئی قافلہ دکھائی دے۔ جس سے وہ پانی لے سکیں۔ مگر جب کہیں پانی کا پتہ نہ چلا تو وہ اتریں اور پاس ہی پچاس گز کے قریب ایک اور ٹیلہ تھا۔ اس پر چڑھ گئیں۔ یہی وہ ٹیلہ ہے۔ جسے مروہ کہا جاتا ہے۔ انہیں وہاں سے بھی پانی کا کوئی نشان دکھائی نہ دیا۔ جب وہ

صفا اور مروہ

کے اوپر ہوتیں۔ تو وہاں سے انہیں حضرت اسماعیل نظر آ جاتے لیکن جب نیچے اترتیں۔ تو وہ نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے۔ اس لئے بے تابانہ طور پر وہ دوڑتی تھیں۔ حج کے موقع پر

صفا و مروہ پر دوڑنا

اسی چیز کی یادگار ہے۔ کہ ایک ماں اپنے بچہ کو آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی تھی۔ اس یاد کو تازہ رکھنے کے لئے آج بادشاہ اور غریب بڑے اور چھوٹے صاحب وقار اور غیر ذی وقار سب کو وہاں دوڑنا پڑتا ہے۔ خواہ ان کا دل دوڑنے کو چاہے یا نہ میں نے دیکھا ہے لوگوں کے دوڑنے پر بعض لوگ ہنستے بھی ہیں مخول بھی کرتے ہیں۔ بعض بدو دوڑنے والوں کے درمیان سے اپنے گدھوں کو ہانک دیتے ہیں تاکہ وہ ان کی دوڑ میں روک بن جائیں مگر لوگ دیوانہ وار دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ آج وہاں کوئی زندہ نشان ہے۔ بلکہ اس لئے کہ

آج سے ہزار ہا سال پہلے

حضرت ہاجرہ وہاں اس لئے دوڑی تھیں۔ کہ ان کا بچہ ان کی نظر سے اوجھل نہ ہو۔ وہ

ماں کی محبت کا بہترین مظاہرہ

تھا۔ آج جو اللہ تعالےٰ ہم سے یہ کام کراتا ہے۔ تو آخر کیوں کراتا ہے۔ ہزاروں مائیں دنیا میں آج بھی ایسی ہیں۔ کہ اگر انہیں اپنے بچوں کے لئے جان قربان کرنی پڑے۔ تو کر دیں۔ غرض جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا۔ اس سے زیادہ کرنے والی مائیں دنیا میں آج بھی مل سکتی ہیں۔ مگر کیوں اللہ تعالےٰ نے حضرت ہاجرہ کے واقعہ کو تازہ رکھا۔ اور کیوں باقی ماؤں کے واقعات کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ اس لئے کہ باقی مائیں اس لئے بچوں کے لئے قربانی کرتی ہیں۔ کہ اتفاق ان کو مصیبتوں میں ڈال دیتا ہے۔ مگر حضرت ہاجرہ نے اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا۔ جب حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

وادی غیر ذی زرع

میں چھوڑا۔ تو اسوقت انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا۔ اے ابراہیمؑ ہمیں کہاں چھوڑے جاتے ہو۔ یہاں تو پینے کے لئے پانی نہیں۔ کھانے کے لئے غذا نہیں۔ کوئی آدمی نہیں۔ جس سے امداد لی جا سکے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام رقت کی وجہ سے اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور جب بار بار پوچھنے کے باوجود وہ خاموش رہے۔ تو حضرت ہاجرہ نے پوچھا۔ کیا

خدا کے حکم کے ماتحت

ہمیں یہاں چھوڑے جاتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ یہ سن کر حضرت ہاجرہ معاً لوٹیں۔ اور انہوں نے کہا۔ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ یہ کہا اور بغیر اس خواہش کے کہ یہ معلوم کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کس رستہ سے واپس جا رہے ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ کر واپس آ جاتی ہیں۔ اور اس

یقین و توکل کے ساتھ واپس

آتی ہیں۔ کہ اگر خدا نے ہمیں اس جگہ رہنے کے لئے بھیجا ہے۔ تو وہ خود ہمارے لئے کھانے پینے کا انتظام کرے گا۔ غرض حضرت ہاجرہ اور دوسری ماؤں میں یہ فرق ہے۔ کہ دوسری مائیں مجبوری یا حالات کی وجہ سے مشکلات میں پڑتی ہیں اور حضرت ہاجرہ نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اس پر توکل اور یقین رکھتے ہوئے اس مصیبت میں پڑنا قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ کی غیرت

کیونکر برداشت کر سکتی تھی۔ کہ حضرت ہاجرہ نے جب ایک عورت اور جوان عورت ہو کر جس کی امنگیں اسے دوسری طرف لے جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ پر یقین رکھا۔ اور اسے وفادار سمجھا۔ تو وہ اس سے بڑھ کر اس کے لئے وفا نہ دکھلائے۔ اللہ تعالےٰ نے جواباً کہا۔ ہاجرہ نے اپنے بچے کو میرے لئے قربان کیا۔ اب میں اس کی اولاد کو کبھی قربان نہ ہونے دونگا اس نے میری محبت کی خاطر اپنی محبت کو قربان کر دیا۔ اب میں بھی اس کی محبت کو ہمیشہ قائم رکھونگا۔ کوئی بادشاہ ہو یا گدا امیر ہو یا غریب۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک جو خدا پر ایمان رکھنے والا ہے۔ آئیگا۔ اور

ہاجرہ کے کام کی نقل

کرے گا۔ تا میں دنیا کو بتاؤں۔ کہ اگر ہاجرہ دو ستونوں کے درمیان اپنے بچے کو اپنی نظروں سے اوجھل نہیں کر سکتی۔ تو کیا میں اپنے پیارے بندوں کو اپنی نظروں سے اوجھل ہونے دیتا ہوں۔

پس صفا اور مروہ پر دوستونوں کے درمیان دوڑنا ہمیشہ یہ امر یاد دلاتا ہے۔ کہ جب سچی محبت دل میں ہوتی ہے تو کوئی شخص اپنے

محبوب کو نظروں سے غائب

ہونے نہیں دیتا اس کے لئے اور مثالیں بھی چنی جا سکتی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسی کی مثال چنی جس نے خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ جب حضرت ہاجرہ کی یاد میں صفا اور مروہ پر حاجی دوڑتے اور یہ اقرار کرتے ہیں کہ ایک

ماں کی مامتا

اپنے بچے کو پوشیدہ ہونے نہیں دیتی تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات بھی یاد آجاتی ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر

ایک مشرکہ عورت کا بچہ

کھو یا گیا وہ دیوانہ وار جبکہ تلواریں چل رہی تھیں۔ مسلمان فاتح ہو چکے تھے اور کفار کی جان خطرہ میں تھی۔ اپنے بچہ کو تلاش کرنے لگی۔ اس وقت اس کی اپنی جان بھی خطرہ میں تھی۔ مگر جب اس کی قوم کے بہادر سپاہی میدان سے بھاگ رہے تھے۔ وہ دیوانہ وار کبھی لاشوں کو دیکھتی کبھی زندہ بچوں کو دیکھتی۔ آخر تلاش کے بعد اپنا بچہ اسے مل گیا اس نے اسے چھاتی سے لگا لیا۔ اس وقت اسے کوئی خبر نہ تھی۔ کہ ہمارے بہادر اس لڑائی میں مارے گئے۔ اسے کچھ احساس نہ تھا کہ

اس کی قوم کے سردار

اس لڑائی میں کام آئے۔ وہ اطمینان سے اپنے بچہ کو لے کر ایک گوشہ میں بیٹھ گئی۔ تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی نگاہ

ہر لطافت کو دیکھنے والی

تھی۔ اس نظارہ کو دیکھ کر اپنے صحابہ سے فرمایا۔ تم نے اس کی بے تابی کو دیکھا۔ پھر تم نے یہ بھی دیکھا کہ بچہ ملنے پر اسے کیسا اطمینان حاصل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو جب اس کا

کھویا ہوا بندہ

ملتا ہے۔ تو وہ اس سے بھی بہت زیادہ خوش ہوتا ہے غرض دو ستونوں کے درمیان جب دوڑتے ہیں۔ تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات یاد آجاتی ہے۔ کہ

ماں کی محبت

جو اپنے بچہ سے ہوتی ہے اس سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے محبت ہوتی ہے۔ تب انسان سمجھتا ہے کہ میرا رب بھی مجھے نظروں سے پوشیدہ نہیں کرے گا۔ اور وہ بھی مشکلات کے موقع پر میری مدد فرمائے گا۔ مگر کتنے ہیں جنہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں ضائع نہیں کرے گا۔ کتنے ہیں جنہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ خدا ان کے دکھ کو دیکھ کر بے تاب ہو جائے گا۔ پھر کتنے ہیں جنہیں یقین ہوتا ہے کہ خدا جب انہیں تکلیف میں دیکھے گا تو ان کی نصرت فرمائے گا۔ جانے دو ان کافروں کو جو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے۔ جانے دو ان منافقوں کو جن کے

دل زنگ آلود

ہو چکے مومنوں میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ یقین ہوتا ہے یقیناً کم اور بہت کم۔ اگر انہیں خدا تعالیٰ کی محبت پر یقین اور اعتماد ہوتا۔ اتنا ہی جتنا حضرت ہاجرہ کو

اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد

تھا۔ تو یقیناً کوئی بندہ ضائع نہ ہوتا۔ جب حضرت ہاجرہ نے یہ کہا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تو دیکھو کس طرح وہ بچائی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے وہ کام کیا۔ جو کئی نبیوں کے لئے بھی نہ کیا تھا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نبی ہوئے مگر بعد میں۔ اس وقت نبی نہیں تھے۔ نبی بھی پیاسے ہوئے مگر ان کے لئے چشمے نہیں پھوڑے گئے چشمہ حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے اس وقت پھوڑا گیا۔ جب ان کی کمزور ماں نے

یقین اور ایمان کا پہاڑ

خدا کے سامنے پیش کر دیا۔ ہر چیز کی اپنی نسبت کے لحاظ سے قیمت ہوا کرتی ہے۔ امیر آدمی اگر ایک کروڑ روپیہ بھی دیدے تو کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ مگر غریب آدمی اگر ایک روپیہ بھی دیدے تو وہ بہت بڑی قیمت رکھیگا حضرت ہاجرہ نے اپنی کمزوری کے مقابلہ میں جو اخلاص دکھایا۔ وہ بہت ہی زیادہ تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں انہیں نوازا۔ اور یہی چیز ہے جو

انسان کے تمام اعمال میں نور

پیدا کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ

خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق

جس چیز میں داخل ہو جائے وہ چیز روشن ہو جاتی ہے اس میں یہ گر بتلایا گیا ہے کہ اگر کسی چیز کو روشن کرنا ہو تو خدا تعالیٰ کی محبت کو اس میں داخل کر دو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ چیز روشن ہو جائے گی۔ اگر وہ نور مکان میں نازل ہوگا۔ تو وہ مکان روشن ہو جائے گا۔ اگر دل پر نازل ہوگا تو دل روشن ہو جائے گا۔ یہی نور جب

بیت اللہ

پر نازل ہوا تو وہ روشن ہو گیا ورنہ بیت اللہ کیا ہے اینٹوں اور پتھروں کا ایک گھر ہی ہے پھر یہی نور

مسجد نبویؐ

پر نازل ہوا۔ تو اسے منور کر گیا ورنہ ایک گارے کی عمارت سے زیادہ اس کی کیا حیثیت تھی۔ پھر یہی نور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر نازل ہوا۔ تو آپؐ سورج بن گئے۔ یہی معنے ہیں اللہ نور السمٰوٰت والارض کے۔ کہ زمین و آسمان میں جس چیز کو بھی روشن کرنا ہو اس میں

اللہ تعالیٰ کا نور

داخل کر دو وہ منور ہو جائے گی مکہ کی عمارت کیا ہے۔ ایک ادنیٰ قسم کے پتھروں کی بنی ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں

تاج محل

کی کتنی شاندار عمارت ہے۔ مگر کتنوں نے تاج محل سے نور حاصل کیا۔ اور کتنوں کو

مکہ سے ہدایت

ملی۔ اسی طرح قرآن کیا ہے۔ وہی حروف ہیں جن کو ہم روزانہ بولتے ہیں۔ وہی کاغذ ہیں۔ جن پر گندے سے گندے مضامین بھی لکھے جاتے ہیں۔ وہی سیاہی ہے جس سے فحش اشعار بھی لکھے جاتے ہیں۔ پھر انہی پتھروں کے ذریعہ قرآن چھاپا جاتا ہے جن پر غلیظ سے غلیظ گالیاں بھی چھاپی جاتی ہیں۔ مگر اس سیاہی سے لکھا ہوا اور اسی کاغذ پر چھپا ہوا جب قرآن آتا ہے۔ تو وہ دنیا کی ہدایت موجب بن جاتا ہے۔ یہ کیا چیز ہے۔ وہی ہے جسے اللہ نور السمٰوٰت والارض میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ خدا اس میں آگیا اس لئے یہ دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔ پس جہاں خدا تعالیٰ ہے وہ نورانی ہے۔ اور جہاں وہ نہیں وہاں ظلمت اور سیاہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو منور کر دیتی ہے۔ جس دل میں یہ نہیں وہ

ظلمتوں سے پُر

ہے۔ یہ چیز ہے جو اپنے دل میں پیدا کرو۔ دنیا کے علوم کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر بڑے بڑے ماہر دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو بعض

مصیبت کے وقت خودکشی

430

کر لیتے ہیں۔ کروڑوں روپیہ گھر میں پڑا ہوتا ہے مگر دیوالیہ کے خطرہ سے اپنے آپ کو گولی مار کر مر جاتے ہیں۔ ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کا طریق عمل یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے اموال کو قربان کیا۔ جانوں کو فدا کیا۔ پھر بھی مایوس نہ ہوئے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا۔ جن دشمنوں نے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب

کیا۔ اگر ایسے ہی دشمن آج یورپ کے بڑے سے بڑے بادشاہ کا بھی تعاقب کریں اور موقع پر پہنچ جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں سوائے اس کے اس کے لئے کوئی چارہ نہیں رہیگا۔ کہ وہ ریوالور اپنے سر میں مار کر ہلاک ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اتنے شدید تھے۔ کہ انہوں نے آپ کی دشمنی کی وجہ سے عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مارے جلتے ہوئے پتھروں پر مردوں کو لٹایا اور قسم قسم کے دکھ پہنچائے۔ ایسے شدید معاند

غار ثور کے مونہہ پر

پہنچ جاتے ہیں۔ آپ کے لئے اس وقت بظاہر کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ دشمن اتنا قریب آچکا ہے۔ کہ اگر وہ ذرا جھکے۔ تو ہمیں دیکھ سکتا ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لاتحزن ان اللہ معنا

کوئی فکر کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ کیا چیز تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تجربہ کے لحاظ اپنی ظاہری علوم کے لحاظ سے اس قسم کی تدابیر تو نہیں جانتے تھے۔ جو

یورپ کے جرنیل

جانتے ہیں۔ نہ آپ کے پاس حفاظت کا کوئی سامان تھا آج کل تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ جیب میں بم ہے۔ دشمن کو مار دیگے۔ مگر وہ کیا چیز تھی۔ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے کہلوایا۔ لاتحزن ان اللہ معنا۔ یہ وہی نور ہے جو اللہ نور السمٰوٰت والارض کے ماتحت آپ کے دل میں تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے بغیر کوئی

حقیقی سکھ

نہیں مل سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول ایک صراط پر سے گذر کر ہوتا ہے۔ یہ راستہ بظاہر آسان ہے۔ مگر بباطن مشکل۔ مگر بعض دفعہ بظاہر مشکل اور بباطن آسان ہوتا ہے۔ میرا دوسرا فقرہ پہلے کے خلاف نہیں بلکہ دونوں فقرے

دو مختلف کیفیات

کو ظاہر کرتے ہیں۔ جب ظاہر میں مشکل ہوتا ہے تو باطن میں آسان ہوتا ہے اور جب ظاہر میں آسان ہوتا ہے تو باطن میں مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں ہمارا ایک رحم کرنے والے خدا سے واسطہ ہے۔ وہاں

غیور خدا

سے بھی واسطہ ہے وہ جہاں رحم کرتا ہے وہاں غیرت سے بھی کام لیتا ہے۔ اس وقت میں یہ اشارہ ہی کرتا ہوں۔ آج میں اس مضمون کو بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وقت بہت ہو چکا ہے دراصل مضمون میرا وہی تھا۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو اس حصہ مضمون کو پھر کبھی بیان کرونگا۔

نشر و اشاعت کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نشر و اشاعت کے لئے ۱۲۰۰/- روپیہ جماعتوں سے وصول کرنیکے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ جس میں سے ۱۰۰/۶ حضور نے خود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس رقم کے متعلق حسب ذیل تقسیم کی گئی ہے اس کے مطابق مندرجہ ذیل جماعتیں اپنی اپنی رقم ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

جماعت	رقم	جماعت	رقم	جماعت	رقم
قادیان	۲۰۰	لاہور	۶۰	راولپنڈی	۵۰
پشاور	۴۰	نوشہرہ	۱۰	لنڈی کوتل	۱۰
امرتسر	۳۰	مردان	۱۵	جالندھر	۲۰
لدھیانہ	۱۰	انبالہ	۱۰	دہلی	۲۰
شملہ	۵۰	سیالکوٹ	۴۰	نارووال	۱۰
بدوملی	۱۰	حیدرآباد دکن	۱۰۰	کلکتہ	۵۰
شاہجہانپور	۲۰	لکھنؤ	۴۰	بریلی	۱۰
کپورتھلہ	۲۰	پٹیالہ	۱۱	جموں و کشمیر	۱۰
گجرات	۱۵	گوجرانوالہ	۱۵	جہلم	۱۵
سرگودہا	۳۰	بھیرہ	۲۰	خوشاب	۱۰
ڈیرہ غازیخان	۲۰	ملتان	۳۰	گورداسپور	۱۰
آگرہ	۱۰	کانپور	۱۰	منصوری	۲۰
رہتک	۳۰				

میزان = ۱۲۰۰

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

احمدیہ ہوزری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

احمدیہ ہوزری کے متعلق مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مجلس مشاورت میں ہی ایک سکیم ہوزری کی تجویز ہوئی تھی۔ اس وقت تک اس کے حصص فروخت کرنیکی کوشش کی گئی ہے پانچہزار حصوں کے مہیا ہونے کی ضرورت ہے لیکن اس وقت تک ۲۲ سو حصے فروخت ہوئے ہیں۔ میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی اپنی جگہ جا کر اس کام کو دینی کام سمجھ کر سرانجام دیں۔ اور اس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیں۔ بعض کہتے ہیں۔ مذہبی جماعت کو بزنس سے کیا تعلق۔ وہ بزنس میں نہ سہی زمیندار یا ملازمت پیشہ ہی سہی۔ مگر جماعت کی اقتصادی اور مالی حالت کو درست اور مضبوط کرنا ان کا فرض ہے۔ یا نہیں۔ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ پس دوست جا کر اپنی اپنی جماعت میں اس کے حصے فروخت کریں۔ دس روپے کا ایک حصہ ہے جو معمولی بات ہے۔ اگر کام کو کام سمجھ کر کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس میں کامیابی نہ ہو۔ ایک لاکھ حصہ کا فروخت ہو جانا بھی کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ بشرطیکہ اسے دینی کام سمجھ کر کیا جائے۔ اور جماعت کی مالی و اقتصادی ترقی کی بنیاد قرار دیا جائے۔

پس اسے مذہبی تمدنی اور سیاسی فرض سمجھ کر ہر شخص جو حصہ لے سکتا ہے۔ لے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق لے۔ میں نے حال میں ہی مکان بنوایا ہے۔ اگرچہ کمیٹی میں میرا حصہ نکل آیا۔ مگر اس حصہ کی قسط ادا کرتا ہوں۔ مگر باوجود اس کے جبکہ خرچ خوراک میں بھی کمی کرنی پڑی ہے۔ پانچ سو روپیہ میں نے اس فنڈ میں لگایا ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے لگایا ہے کہ اگر خدانخواستہ فیکٹری ٹوٹ بھی جائے تو کیا ہے۔ جماعت کی بہتری کے لئے کوشش کی گئی ہے۔

پس احباب کو اقتصادی حالت کو مضبوط بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت میں تاجر بہت کم ہیں حالانکہ تجارت اقتصادی ترقی کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ ہوزری کے کام کو ضرور کامیاب بنانا چاہیئے۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ایک مہینہ کے اندر اندر ۵ ہزار حصے پورے کر دیں تاکہ کام شروع کر دیا جائے۔ احباب کو جلد سے جلد حصص خریدنے چاہئیں

آہنی خراس (بیل چکی)

قلیل سرمایہ سے معقول آمدنی پیدا کرنے کا طریق

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ بیل یا بھینسا جوت کر فارغ وقت میں معقول آمدنی پیدا کیجئے ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ نمک ہلدی وغیرہ بھی پیسی جاتی ہے۔ اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشو ونما Vitamin ضائع نہیں ہوتے آٹا ڈیڑھ من دانہ چھ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہوتے ہیں۔ اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں

قیمتیں اور تفصیلی حالات معلوم کر کے

آپ یقیناً خوش ہونگے

علاوہ ازیں چاف کٹرز۔ بیلنہ جات انگریزی ہل فلور ملز بادام روغن۔ سیویاں قیمہ اور چاولوں کی مشینیں وغیرہ منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت۔ طلب کیجئے۔

آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین کم خرچ اور کار آمد ذریعہ

پرانے دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے؟

جو اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ پائداری اور با افراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں۔ آپ کی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی۔ روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے ٹنٹوں سے ہمیشہ کے لئے بے فکر ہو جائیں گے۔

اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ (پنجاب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے مضمون مندرجہ الفضل ۱۲؍ فروری ۱۹۳۳ء سے چند فقرات

علاج بائیوکیمک یا اکسیر بارہ نمک کے متعلق ملاحظہ ہوں۔

حضور فرماتے ہیں۔ بارہ نمکوں کی ایجاد نے علاج کو ایسا آسان کر دیا...... اور صرف ان بارہ معدنی اجزاء کے ذریعے جن سے انسانی جسم بنا ہے۔ تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہو گیا۔

بائیوکیمک یا اکسیر بارہ نمک کی بارہ ادویہ میں نے بہترین کارخانہ سے مہیا کی ہیں۔ غریب اور نادار کے لئے یہ ادویہ ایک نعمت عظمیٰ ہیں۔ کیونکہ زود اثر اور کم خرچ ہیں۔ جو دوست قیمتی علاج اور ڈاکٹروں کے بل کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ خاص طور سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میں نے امراض دیرینہ میں بہت استعمال کرائیں بفضل خدا شفا ہی ہوئی۔ قیمتی دواؤں سے بہتر ثابت ہوئیں۔ مریض کو نہ تو تیاری کی دقت اور نہ کھانے میں بدمزہ بچے۔ بڑے۔ بوڑھے سب پر اثر کرتی ہیں۔ ضرورت مند تجربہ کریں۔ حکم ربی ہوگا تو شفا ہی ہوگی۔

ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

مفت

قوت بدن کی بے نظیر دوائی نسخہ عرب اور **گگرونکی امریکن دوائی** ہر دو بطور نمونہ کے ماہ جون و جولائی کے اندر صرف آٹھ آٹھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر پورے ایک ماہ کے استعمال کی دوائی بھیجی جاتی ہے۔ بشرطیکہ بعد استعمال فوائد کے متعلق خط لکھنے کا وعدہ کریں

ڈیح میڈیکو۔ قادیان

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرۂ آفاق استاد مسٹر جی ایم مہتہ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

مینیجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ پنجاب

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ

اطباء۔ ڈاکٹر۔ عوام الناس۔ رؤساء۔ امراء۔ ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستوں بلکہ دنیا کے کناروں تک اپنی صداقت و فوائد کے باعث وسیع ہو چکا ہے ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخنہ۔ پڑبال۔ اندھراتا وغیرہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے

اکسیر خنازیر

پرانی سے پرانی خنازیر بلا تکلیف اور بغیر اپریشن کے نابود ہو جاتی ہیں قیمت تین روپیہ

ملنے کا پتہ۔ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

دارالسلام کا تحفہ

مریضانِ جگر و طحال

کی

مشکل آسان ہوگئی

گولیاں نافع جگر و طحال

اکثر مریضان جگر و طحال (تاپ۔ تلی۔ لپچھ۔ ضعف جگر۔ دھڑکا وغیرہ) عموماً کڑوی ادویہ سے بددل ہو کر علاج سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ان کی خاطر ہم نے سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد

گولیاں نافع جگر و طحال

تیار کی ہیں۔ جو حجم میں چھوٹی نگلنے میں آسان اور فائدہ میں خدا کے فضل سے سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی عہ محصولڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ

ڈاکٹر شیخ احمد الدین اینڈ سنز۔ دارالسلام ڈسپنسری بھوانہ بازار لائلپور

دارالسلام کا تحفہ

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این۔ ڈی ڈھلوں صاحب ایم۔ آر سین۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں قیمت برائے نام پانچ روپے (صہ) احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔

المشتہر:- **ایم نواب الدین مینیجر جوب اولاد نرینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور**

اندرون شہر میں

ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی منزل بھی ہے شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات مہیا ہیں۔ مسجد اقصیٰ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں۔ کوچہ مغلاں میں واقع ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھکر قیمت کا فیصلہ کرلیں تفصیلی حالات بذریعہ خط وکتابت دریافت کرلیں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

ضرورت ہے

انٹرنس اور ایف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو تیس روپے سے ڈھائی سو روپے ماہوار تک کی ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد ۱؍ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگوالیں۔

پنجاب انجنیئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۶ء

رعایت ہو تو ایسی!

جو لوگ اپنے خطوط ۲۷، ۲۸، ۲۹ جون ۱۹۳۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے، انہیں ایکروپیہ کی چیز آٹھ آنے میں ملیگی۔

ان ادویات جن کا اشتہار نیچے درج ہے کے متعلق یہ یقین دلانے کے لئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں، وہ لوگ جو اپنی فرمائشیں ٹھیک ۲۷-۲۸-۲۹ جون کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے، انہیں ۸ رفی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویہ ملیں گی۔ محض ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جا رہی ہے، کیونکہ ہمیں یقین ہے، کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کریں گے، وہ انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گاہک بن جائیں گے، ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا، پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو، تو حلفیہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو، اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں کہ "نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا، مفید پائی گئیں، اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ مینیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کرلیں، امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، گکرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندہ، ابتدائی موتیابند غرضیکہ یہ سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے، لہٰذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا، گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور، اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گرے گزرے انسان از سر نو نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں، موسم برسات میں اس کا استعمال ملیریا سے بچاتا اور ملیریا کے کمزوری کو دور کرکے شاہ زور بنا تا ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی ایڈیٹر "الحکم" اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "

"مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری سے لبریز دل سے کہ آپ کو یہ لکھ رہا ہوں، کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لے کر بھیج دی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا، میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کر دی، جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی، الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلےٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کر دیں"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اُسے ان خطرات سے بچالیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں، کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، موتی، عنبر وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بےچینی سُستی، اُداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے، نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں کہ :-

"اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جس کی عمر ۴۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ ۱۴ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ڈیڑھ روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں، تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے، ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، معدے کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں [illegible] کے لئے اکسیر، قصہ کوتاہ تقریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، نصف ایک روپیہ دو آنے، محصول ڈاک علاوہ

رفیق زندگی

موسم گرما اور گرم مزاج والوں کیلئے بےنظیر تحفہ ہے، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بےچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایکماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایکماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کم بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، انڈے، بالائی، مکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کے لئے بےنظیر چیز ہے، قیمت دو روپے نصف قیمت ایکروپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔ غیر ممالک کیلئے ۲۷، ۲۸، ۲۹ جولائی کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں، قیمت پیشگی آنی چاہئے کیونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتی۔ ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز، قادیان، ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شیخ محمد عبداللہ صاحب اور ان کے رفقا کی رہائی کے متعلق ایسوشی ایٹڈ پریس کی ۱۷ جون کی اطلاع ہے کہ ۱۳۰ میں سے گرفتار شدگان میں سے آٹھ نہیں رہا کئے جائینگے۔ ان میں شیخ صاحب موصوف بھی شامل ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کی رہائی کے متعلق وزرا میں اختلاف رائے ہو گیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر مہتہ۔ ٹھاکر کرتار سنگھ صاحب اور مسٹر وجاہت حسین صاحب اس اختلاف کی وجہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔

حکومت اندور نے ۱۶ جون کو ایک قانون نافذ کیا ہے جس کی رو سے اٹھارہ سال سے کم عمر نوجوان کو شادی کی اجازت نہیں ہوگی۔ طلباء میں سے ایسا کرنے والا وظیفہ کا مستحق نہ ہوگا اور نہ ہی اسے سکول میں داخلہ کی اجازت ہوگی۔

پنجاب اور دہلی یونیورسٹی کے ۲۳ طلبا رتین پروفیسر اور ایک میڈیکل افسر حال میں یورپ گئے ہیں۔ ان کا مقصد یورپ کی مختلف یونیورسٹیوں کے حالات اور جرمنی فرانس اور انگلستان وغیرہ میں امداد باہمی کا مطالعہ کرنا جرمنی سوئٹزرلینڈ میں طلبہ کی کانفرنس میں شریک ہونا اور مختلف مقامات پر [illegible] تعلیم سے ملاقات کرنا ہے۔

بمبئی کی ٹکسال میں ۲ کروڑ اونس چاندی کو اس غرض سے علیحدہ رکھ دیا گیا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے امریکہ کو جنگی قرضہ کی ادائگی میں یہ چاندی امریکہ بھیجی جائے گی۔

ڈھاکہ سے معلوم ہوا ہے کہ نواب گنج ابھے آشرم اور نواب گنج نیشنل سکول اور نواب گنج خیراتی ڈسپنسری (جو کہ خلاف آئین قرار دی گئی تھیں) کی کرسیاں میزیں و دیگر سامان نواب گنج پولیس نے نیلام کر دیا۔ جنہیں کسی ایک چیز کے بولی نہ ہونے کی وجہ سے ایک دیہاتی چوکیدار نے ۵۰ روپے میں خرید لیا۔

انڈین نیشنل کرسچن کونسل کے سکرٹری ریورنڈ جے ریڈ ہاج نے اعلان کیا ہے کہ چین کی نیشنل کرسچن کونسل کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ آئندہ سال اپنے پادریوں کا ایک گروہ ہندوستان بھیجے۔

سکرٹری کانگرس گردھاری لال کرپلانی کو ۱۸ جون بمبئی میں ایمرجنسی پاورز ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۷ جون ہفتہ مختتمہ کے دوران میں ایک کروڑ چھبیس لاکھ سات ہزار نو سو انتالیس روپیہ کی مالیت کا سونا بمبئی سے غیر ممالک کو گیا۔ جب سے برطانیہ نے گولڈ سٹینڈرڈ ترک کیا ہے۔ اس وقت سے اب تک ہندوستان سے بقدر ایک ارب ۲۴ کروڑ ۵۰۶ ہزار ۷۴۰ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

خان بہادر سر محمد فخر الدین سابق وزیر تعلیم حکومت بہار ۱۹ جون پٹنہ میں ۲½ بجے انتقال کر گئے۔ گزشتہ کچھ روز سے سر موصوف کی صحت بگڑ گئی تھی۔ ایک مہینہ ہوا۔ کہ انہوں نے وزارت سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ اس جہان فانی سے گذرنے کے وقت ان کی عمر ۶۵ سال کی تھی۔

سری نگر۔ ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لفٹنٹ کالون وزیر اعظم کشمیر شملہ جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کشمیر کی صورت حالات کے متعلق وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ شاید مہاراجہ بہادر بھی ان کے ساتھ ہوں۔

تحصیل نارووال کے موضع ننددکے میں ایک پنڈت کے گھر ۱۸ جون رات کے دو بجے ایک گروہ نے حملہ کیا۔ جو ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ حملہ آوروں نے سوار اور پیادہ مسلح ہو کر گاؤں کا محاصرہ کر لیا۔ اور چند ایک نے پنڈت مذکور کے گھر میں گھس کر اس کے والد کو قتل کر دیا اور اس کی ماں اور چھوٹے بھائی کو بری طرح زخمی کیا۔ اور ایک عورت کو جبرًا اٹھائے جانے کی کوشش کی گئی۔ مگر اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ہندو مہاسبھا کے جنرل سکرٹری نے وائسرائے ہند کو تار دیا ہے کہ بہاولپور میں صورت حالات نازک ہے۔ اخبارات میں عام گرفتاریوں عورتوں پر لاٹھی چارج وغیرہ کی خبریں نہایت تشویش کا موجب ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ ہندوؤں میں جوش پھیلتا جا رہا ہے۔ آپ مداخلت کریں ورنہ حالات بہت زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ نواب صاحب بہاولپور کو بھی اسی مضمون کا تار دیا گیا ہے نیز جتھے روانہ کرنے کی دھمکی بھی دی گئی ہے اور جواب بذریعہ تار طلب کیا ہے۔

سر میلکم ہیلی کے متعلق لکھنؤ سے ۱۹ جون کی اطلاع ہے کہ آپ کو لارڈ بنایا جائے گا۔ آپ انڈیا آفس میں جا رہے ہیں جہاں آپ سپیشل ڈیوٹی پر لگائے جائینگے۔ اور آپ کے بعد گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر سر ہنری ہیگ یو۔ پی کے گورنر بنا دئے جائینگے

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اپنے اجلاس ۱۹ جون میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وائٹ پیپر پر مبنی کانسٹی ٹیوشن کو سکھ قوم منظور نہیں کرے گی۔ اور اگر گورنمنٹ نے اسے جاری کر دیا تو سکھ اسے چلنے نہیں دینگے۔

ننکانہ صاحب میں مہنت کے قتل کے مقدمہ کے سلسلے میں جس کی بنیاد زمین کے متعلق مہنتوں اور منتظمین گوردوارہ کمیٹی کے درمیان لڑائی تھی۔ اور اس میں ایک مہنت مارا گیا تھا۔ پولیس نے جن سکھوں کو گرفتار کیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے انہیں سشن سپرد کر دیا تھا۔ سشن جج نے ۱۹ جون انہیں بری کر دیا۔

لیڈی ولنگڈن کے ہوائی جہاز کے ذریعہ انگلستان کو روانگی کی خبر شائع ہو چکی ہے مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ طوفان کی وجہ سے ۲۰ جون کو برنڈزی (اٹلی) اتر پڑیں۔ جہاں سے بذریعہ ٹرین سفر کریں گی۔

حکومت جموں و کشمیر نے چودھری غلام عباس خان صاحب اور عبدالمجید قرشی صاحب کو رہا کر دیا ہے۔

برما میں عام **طغیانی** کے متعلق ۲۰ جون کو رنگون سے جو اطلاعات آئی ہیں۔ وہ مظہر ہیں۔ کہ پیگو اور مونوا کے علاقوں میں تشویشناک حالت ہے کاشتکاروں کا بہت نقصان ہو چکا ہے۔ انسیین کے علاقہ میں فصلیں خراب ہو گئیں اور کئی گاؤں بہ گئے ہیں۔ رنگون مانڈلے کے درمیان ریلوے لائن کو محفوظ کرنے کی تدابیر ریلوے حکام کی طرف سے ہو رہی ہیں

چالیس روز کا برت ایک شخص دیونرائن پانڈے نے کان پور میں اس لئے شروع کیا ہے۔ کہ پریڈ بازار میں پٹڑی پر بیٹھنے والے دوکانداروں کے خلاف احتجاج کرے۔

پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ اپنی جوبلی منانے کے لئے تیاریاں کر رہی ہے۔ جو آئندہ دسمبر میں بڑے اہتمام کے ساتھ منائی جائے گی۔ جس میں چند نئی تجویزیں پیش ہونگی۔ مثلاً (۱) انگریزی علم ادب کی تعلیم کے لئے ایک مسند قائم کرنا۔ (۲) پنجابی زبان کی ایک مکمل لغات تیار کرنا۔

انڈیمان میں مزید دو قیدیوں کی وفات کی جو خبر شائع ہوئی تھی۔ حکومت ہند کی طرف سے اسکی تردید کی گئی ہے۔

وائنا سے مسٹر بوس نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ کانگرس کو چاہیئے کہ غیر ممالک میں اپنے سفرا مقرر کرے۔ جو دنیا کو ہندوستان کی حقیقی حالت سے مطلع رکھا کریں۔

پنڈت مالویہ کے متعلق ۱۹ جون کو ان کے لڑکے نے فری پریس کے نمائندہ سے بیان کیا۔ کہ ان کی صحت ایسی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی